# نظم - بحرِ قلزم میں ڈوبنے والو کے نام

شہرِ حق میں ہُوں اور حقیقت ہے
کہ مَیں سچ بولنے سے ڈرتا ہُوں

تم تو شاید نہ سُن سکو لیکن
مَیں یہ کوشش ضرُور کرتا ہُوں

جاں تمہاری گئی مگر اِس میں
مجھ کو میری خطا نظر آئی

رازِ فقدانِ خَیر فاش ہُوا
ظلم کی انتہا نظر آئی

مَیں جہاں بھی ہُوں اکثریّت میں
اُس علاقے میں مارا ماری ہے

میرے آنگن میں جاری و ساری
اب بھی عورت کی کار و کاری ہے

Faqeer Sein

کرنا آتی نہیں مجھے لیکن
رہنمائی کا شوق رکھتا ہُوں

چاہتا ہُوں جہان پر غلبہ
دل میں پنہاں یہ ذوق رکھتا ہُوں

مَیں نے دنیا سے کچھ نہیں سیکھا
اب تلک غرق ہُوں اناؤں میں

دل ابھی پتھروں کے دَور میں ہے
ذہن غاروں میں اور گفاؤں میں

میرے پاؤں کہاں کہاں اُکھڑے
وہ مقامات جانتا ہُوں مَیں

بحرِ قلزم میں ڈوبنے والو
اپنی لغزش کو مانتا ہُوں مَیں

کیا پتا کب خیال مر جائیں
سائیں سوچا بیاں تو کر جائیں

-------

Faqeer Sein